

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اسم تاریخی ہے

۳۷ ۱۳ ف

قصیدہ بردہ سعید ترجمہ مفید

۱۳

۲۶

ترجمہ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب مفید کیلئے مضمون دکن

۶۱۹

بموجب راجنابیدی پوتر علی محمد ترجمہ کیا گیا

۶۱۹

۲۸

نامہ نورا ج پرین چھتہ بازار حیدر آباد میں

۶۱۹

۲۸

ترجمہ اردو و قصیدہ بردہ چھاپا گیا ہے

۱۳

۳۷

گزارش

میرے واجب التحظیم دوست ابوتراب مولوی سید علی محمد صاحب
 پیشکارت تحصیل جتیور ضلع پرچہنی کو ایک عرصہ سے متناہی کہ قصیدہ
 بردہ شریف کی سراپا برکت حُورا اور فصاحت و بلاغت عرب
 کی یہ خوبصورت پری اُسی شانِ دلفریبی اور اپنی دلکش آواہ
 کے ساتھ اُردو لباس میں جلوہ گر ہو۔ اپنی اس خواہش کی
 تجیل کے لئے وہ ہمیشہ مخدوم محترم مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب
 مفید وکیل پرچہنی کو مجبور کرتے تھے اور صاحبِ مدوح قصیدہ کی
 عظیم الشان بلاغت اور اُردو کی بے مائیگی اور اپنی کمزوری
 کا عذر فرما دیا کرتے مگر سید صاحب کا شوق اثر کئے بغیر نہ رہا۔
 اور انکی خاطر سے مجبور ہو کر مولوی صاحب نے یہ قصیدہ لکھا جس
 اصل قصیدے کے اُسلوبِ بیان اور تاثیرِ کلام و جذبات و
 جوش و صداقت کی سچی ترجمانی کی گئی ہے اور مضمون کو
 واضح طور پر دلنشین کرنے کے لئے کہیں کہیں شج و ببط سے

کام لیا گیا ہے اُردو میں یہ پہلا ترجمہ ہے جو صاحبِ بردہ علیہ الرحمہ کے عشق و محبت اور مومنانہ پند و موعظت اور مدحِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش اثر اور طلبِ مغفرت و شفاعتِ رسول اور مناجات کی پرجوش کیفیت کا آئینہ دار اور اُردو دُعا مَحَبَّانِ رسول کے لئے نعمتِ غیر مترقب ہے۔ یہ قصیدہ کیا ہے مومنانہ نصیحتوں کا مجموعہ۔ ذکرِ حبیب کا خوبصورت گلدستہ اسلام کی شوکت کا بہترین نمائندہ۔ طلبِ مغفرت کا دلکش نمونہ۔ رقتِ قلب کے لئے ہمیشہ اکسیر ہے۔ مین نے واجبِ التعمیم ترجمہ سے بہ اضرار اس کی اشاعت کی اجازت لی تاکہ تمام مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنی مجالس میں اس کو اپنا وعظ بنائیں۔ اپنے وظائف میں اس کو شامل فرمائیں اس کے وِرد سے اپنے میں قلب کو طلائے خالص بنائیں۔ خدائے قادر اپنے حبیبِ پاک کے طفیل میں میری سعی کو مشکور فرمائے اور مسلمانوں کو اس کے وِرد سے داخلِ حُسنات اور اس کا صی کو مابجور فرمائے اور محرک و مستحکم کی دینی

ہے عشق کیا آفتِ جانِ فاشعاً
 کرتا ہے کیوں ملامتِ سب سے ولفکاً
 تو خود ہی چھوڑ دے گامِ کاشعاً
 غماز بن گئے ہر جی تھے میرِ رازدار
 تھمتا ہے درد اور نہ دلوں ہے کچھ قرا
 بہر اے ناصحوں میں محبتِ فاشعار
 بے غرضی و خلوص تھا جس بند کا مدار
 ہونے دیا نہ بادِ غفلت نے ہوشیار

رہتا ہے لہوئوں کی جگہ دردِ جاگداز
 عذری ہے ترکِ عشق سے مجبورِ فطرتاً
 ہونہ سے عذر پر بھی جوابِ انصاف کی نظر
 لیس سچ سے چھپاؤں مجھ کے راز کو
 اک تجھ پہ کیا کہ حالِ مراد پہ کھل گیا
 رشتہ سنی نہ ایک تری پسند بے عرض
 کرتا رہا نصیحتِ پیری یہ بدظنی
 پیری کا اعتبار ہے ہر بدظنی سے دُور

نفسِ سرکش

سُور ہو گیا سفید یہ ہے یہ سیاہ کا
 اسکی جہالتوں کا کوئی کیا کرے شام
 کرتے جو نیک کام تو رہتا تھا کچھ قفا
 پیری میں بھی رکھا مجھے نفسیوں خوا
 کھلنے نہ دیا اسکی حقیقت کو زینہا

نفس کو کسی کی ملامت کا ڈر نہیں
 پیری کے ضعف میں بھی بدستجی نہ رک
 آیا بڑا پایا اور ہوئے بالِ سب سفید
 اس مہماں کی کچھ نہوئی قدر و منزلت
 گر جانتا کہ ہوگی نہ مہماں کی مجھ قدر

پاتا نہ کوئی آمدِ مہاں کی کچھ خبر
 دیکر لگام تو سن کر کش کو خار وار
 بے راہیوں کو روک لے رہو انفس کو
 سمجھو نہ یہ کہ ہو گا گناہ سے نفس
 میدانِ معصیت میں جی دُور میں لگا
 مٹ جائیگی سب اس کی گناہوں کی خواہش
 کثرتِ غذا کی ہو تو بڑے اور اشتہا
 پیتا ہے دودھ بچے کو جب پلائے
 مشکل ہے چھوڑتا ہے اگر ماں چھوڑے
 روک اس کی خواہش کو تسلط سے اس کے
 حُسنِ عمل میں بھی نگرانی نفس کر
 قاتلِ بشر کی ہوتی ہیں انجامِ کار وہ
 محسوس تک نہو کہ غذائے چرب ہیں
 انسان ہو اہلاک لداؤ کے شوق میں
 ڈریری اور گرسنگی کے فریب سے

ہوتا خضاب جلوہ پیری کا پردہ دار
 قابو میں جس طرح سے کہ لگا میں شہسوار
 ایسا نہیں ہے کوئی میرا بارِ عکسار
 جی بھر گیا بدی سے تو خود ہو گا مسار
 تھک جائیگا وہ کر کے گناہ کو باریا
 راہِ صواب خود ہی یہ کر لیکا اختیار
 ہو معصیت سے قوتِ شہوت میں انتشار
 اور مہوشاب میں ہی نہیں بیت کا مدار
 ہے نفسِ خفی دیند ہی جوں فضلِ شیر خوا
 غالب ہوئیں تو ہو گا تو مجروحِ عیب دار
 عجبے ریا کے چھو لوگ پر ہے یہ مغرار
 بہتیری لذتیں جو ہیں مرعوب و خنکوار
 زہرِ ملا وہ اثر ہے کہ ہو روح کا قضا
 سمجھانہ چرکھانے بھی تھوہن ہر دار
 دونوں میں نفس کے لئے خطرے میں شمار

<p>اکثر چھینے میں اسہیں نفوس تباہ کار کم خواری کی صفت بھی مذموم گنا پر خوار سے بھی بد ہے ریا کار روزہ کا کر تو یہ نفعِ ندامت سے اختیار کرنا نہ انہی پند و نصائح کا اعتبار رہمن کی حکمتِ علی کا نہ ہوسکار ان کا کہنا نہ مانجیہ ہوشیار ہوں تجھ سے اے کریم حافی کا خوار ہو بے عمل کی نیک کا کیا اعتبار نسبتِ غلط لگانی ہے کر عفو کر گنا بے راہ خود ہوں کہتا ہوں حل استواء ضوم و صلوة فرض فقط ہی مدار کا</p>	<p>سیری سے شروع گرنگی کا زیادہ اُٹوت اپنے آپ کو اچھا سمجھ لیا پر خواری اور فاقہ میں مضرت ہے نفس آنسو سے بدنگاہی کی آلاشوں کو شیطانِ نفس و نون کی ہرگز نہ گنا ثالثِ بنیر تو انہی نہ کرنا لشی نیل تو جانتا ہے کیدِ عدو مکرنا لشی قولِ باطل کا دلوں پر ہو کیا اثر اقوالِ نیک سے اعمالِ نیک کی منسوب کر رہا ہو عقیم سے نسل کو نیکی کا حکم کر رہا ہو اور خود ہو بے عمل بے زادِ آخرت میں فانی مستحب</p>
--	---

ملحوظی

<p>راتوں جاگتا تھا جو اند کا حبیب</p>	<p>نازک قدم اٹھاتے تھے جسکے درم کا باب</p>
---------------------------------------	--

کی پریش ترک اس میں خوبی کی پوری
 جو باندھے تھے جو کوک میں نازک سنگ
 ، غالی جہتی تھی کہ دیکھنا آنکھ بھر
 ہوتی جو احتیاج تو بڑھتا تھا اور زور
 دنیا عدم نکلی ہے جس نے وجود سے
 سہوار دو جہان کے مخدوم جن انس
 احکام اور نواہی میں صاف و البیا
 سچے نبی ہمارے چھل حبیب حق
 دنیا کا خوف ہو کہ قیامت کا غم
 جس نے کیا ہے دعویٰ سلام کو قبول
 کل انبیاء یہ صورت دیکھیں فوق
 بحر علوم و ابر کرم میں حبیب حق
 ہر اک کہہ رہے درجہ بدرجہ حضور
 کامل ہے وصف ظاہر و باطن میں پاک
 ہر اپنی خوبیوں میں منترہ شریک

پہنایا تھی جس میں ضعی خلایق کو دکھا
 آبدگی حق میں ہے زور برقرار
 قبضہ میں تھے جو زور و جواہر کو ہٹا
 معصوم پر پڑا نہ کہہ دی ست روز کا
 اسی کشش میں آگیا کیا وہ فلک و قیام
 شاہنشاہ عرب عجمیوں کے تاجدار
 لا و نعم کا جس کے صداقت پہ ہے
 جتنی شفاعتوں کی ہو دنیا امیدوار
 ہر حادثہ میں یاد اسی کی ہو نکلا
 جبل المتین حق میں نہا ہے وہ استوار
 علم و کرم میں آئے یکتائے روزگار
 اک بوذا ایک چلو کے سب میں اسید و
 علم و حکم پہ نقطہ و اعراب میں شمار
 عالم کے برگزیدہ میں خلایق کے دوست
 روئے مینر جن میں باغ پر بہار

قسمت پذیر جو ہر حسن نبی نہیں
عیانیوں کی طرح نہ کر عظمت نبی
جو چاہو بیچ سید ابراہیم کی کرد
ہر عظمت و شرف کو تو منسوب آج
بے انتہا ہے فضل و بزرگی رسول کی
ہوتے جو حسبِ تہ ذاتِ معجزات
حیراں ہو عقل ایسا نہ دیتے تھے کوئی حکم
تعلیم سید ہی دیتی تھی نزدیک ہر قسم
عاجز ہے خلقِ فہیم حقیقت سے آپ کی
خورشید جیسے دور سے چھوٹا دکھائی
دنیا میں پائی گئی وہ گنہ نبی کو کیا
بس انتہائے علم ہے اپنا بشر آپ
تھی یہ بھی اک کرامت نورِ محمدی
آپ آفتاب اور تارے تھے انبیاء
جنہے احمد کی جہاں میں ہوا ظہور

اک لعلِ تابدار ہیں اور درآباد
بیٹا بنا خدا کا نبی کو نہ زینہار
جو چاہو انہی ذات کو دو غوثِ قار
ہر قدر و منزلت کا تو کہانچہ تاجدار
کس کا ہے منہ جو کرے اُن کو شہساز
مُرے جلاتی نامِ مبارک کی اک کپکپ
شفقت سے چاہتے تھے نہ ہو کم و اضافہ
حیرت نہ شک نہ فہم مطالعہ انتظار
نزدیک و دور سب ہر اس عجز کا
نزدیک ہو تو آنچھو ہو چند میگا شہساز
جس قوم کو ہے خواب کی خوشبو پینہ
ساری خدا کی خلق سے بہتر ستودہ
لاتے تھے معجزے جو رسولانِ تابدار
تھے آپ کچھ نور سے دنیا پر نور بار
جی اُٹھیں قیام میں لبر ہر ایک ایک بنا

<p>خَلْقِ حَسَنِ جِسْمِ دیا اور بھی سنوار ہے جی خندہ وئی کا عالم میں استہار بخشش میں بھر محبتِ عالی میں وزگار ڈرتے تھے سب ساتھ ہے اک فوجِ شہا دنداںِ صدف میں گویا ہر کمونِ آبدار کیا ہو برابر اس کے کوئی بونے خوشگوار ہے نیک نختِ چوم لیا جس نے وہ مزار</p>	<p>حسرت کرو وئی کی شربتِ لطیف کی لیٹی ہوئی ہے حسن کے جامہ میں کپڑا خچہ ہے تازگی میں بندری میں چاند تہا بھی ہوئے آپ نورِ عبّ جلال میں کانِ حرمِ بستمِ رانِ تنگ اسودہ جسمِ نور ہے جوشِ خاکِ پاک اسے بے خوش کا سوچنے والا نہیں</p>
---	---

میلادِ نبویؐ

<p>آغازِ احتشام ہے اک پاک یادگار ابّ کہ پہ دکھ اٹھائیگی قومِ خباثت جیسی کہ اسی فوجِ پر اگندہ روزگار چشموں کی اپنے کھو دئے فارس کے رودار عصہ سے ٹوٹی جاتی تھی پیاسیوں کی قنار اندوہ و غم سے آتھاجوں آگ شعلہ بار</p>	<p>ظاہر کیا ولادتِ اطہر نے جسمِ پاک اس نیک ن میں اہلِ عجم پر بھی کھل گیا ایوانِ کسریٰ بھی اسی شب میں روشن ہوا فارس کی آگِ فراطِ مذمت بجھ گئی تھے اہلِ سادہ خشی دریا سے درو مند پانی میں ج غمی ہو وہ فی تھی آگ میں</p>
--	---

مفہوم اور لفظ سے تھانہ قیاسکار
آثارِ خیر سے نہ مٹا کفر کا غبار
دیکھا نہ برقِ خوفِ میت کی ہر بہار
باطل نہیں دین رہینگے نہ برقرار
جس طرح حبتِ زمیں پر کرے تھے بار
تسے سے وحی کے ہو آخر کو فرار
لشکر ہو جیسے دستِ مبارک سے سنبھارا

دیتے تھے جرنی بدجہا نور بار تھا
گھارا طبعی مسح سے ہے کور چشم و کر
گوشتِ قبول سے نہیں یہ بشارتیں
قوموں کو کاہنوں کے خبردار کر دیا
دیکھا اُفق میں نیچے ستاروں کا ٹونا
شیطانوں میں بھی ڈال دی گڑبھانے
بھاگے ہیں جس طرح سے دلیر ابراہیم

معجزات

جب سنگریزے پڑھ چکے سبج بار بار
بے پانوں ہو گئے وہ رواں شہر بار
دکھلا رہا تھا خطِ اطاعت خطِ غبار
تا ہونہ سخت دیہوپی گرمی اضطراب
نسبت دلی ہے اسکو زائے نامدار
سو گھنڈا سکی ہے کہ ہے کورنا بار

پھینکا ہے نونس سبج خوان
اشجارِ حکم پاتے ہی سجدہ کنان
لکھی تھیں انہی شاخوں کے سطرین
مانڈا بر سایہ فگن تھے حضور پر
کہتا ہوں سچ قسم قریشیہ کی ہر
جس سیر اور کرتے کھامعمو غار لو

صدیق صدق یعنی ابو بکر اور نبی
 سینے میں بیچ غار نے اُن کو چھپالیا
 باور کیا کہ انا نہ دیتی کہو تری
 حفظ خدا میں تھے نہ تھی پردہ حضور کو
 مانگی پناہ سینے تو دی اپنے پناہ
 مانگی جو سینے دولت دارین ملگتی
 انکار کر نہ عالم روڈیا کی وحی سے
 یہ خواب تھے بوج نبوت کے وقت بھی
 حاشا کہ اکتسابی نہیں وحی کا شرف
 دستِ کرم کے چھوئے سے اچھے ہو مرین
 انجی دعا سے دُور ہو فحشِ سالیان
 بازش کا زور دیکھ کے ہوتا تہایہ گما
 گرہ کی رہنمائی کی خاطر یہ معجزات
 جیسے مسافروں کی ہدایت کیوں ملے
 موتی لڑی میں ہو تو دُوبالا ہو اسکا

ہیں حبی تمہنوں کے علمدار کو ہمار
 کہتے تھے کُوروں کے خالی بشر غار
 جالا نہ مننی لکڑی جو ہوتے وہ دفنی
 دُور ہی ہوں زہریں دُور ہو ضبطِ حصا
 پہنچا ہے مجھ کو پھہ نہ کوئی رخ روگیا
 ان پاک ماتحتوں پر کمرانجا پ ہو ثا
 آنکھیں مجھ سو گئیں نورِ مقلب ہوشیار
 ہو خُلم کا حال غلط کس طرح سید
 اور غیب پر نبی نہ کہے جھوٹ زینہا
 دیوانگی سے چھوٹے جنوں کے جو تھے سکا
 روئے سپید ارض پہ سبزی تھی بہار
 دریا کا ہے بہاؤ کہ سیلِ عرم کی دُعا
 ظاہر ہوئے ہیں ات مبارک ہے عیشا
 روشن ہوا گ راتوں کو بالاکو بٹا
 اور مہو الگ تو کہتی نہیں قدر زینہا

آواز میں غصہ اٹھانے کی بات

آواز کی آواز کی پہنچ نہ تھی

وصف قرآن

حادث ہے اپنی شانِ نزول کی بنا پر
ما فوقہ حکم جب کہ موقعی کا اعتبار
عام و اہم معاد کا پھر ہے باوقار
خائن ہے سب یہ کہ ماہِ قمر میں
خدا ان کے ختم کا نہیں معاد انکار
ان دشمنانِ حق جو تھے سخت بدکار
روکے تھے فصاحتِ قرآن اُن سے
مروغیور۔ اپنے حرم کا رگزار
اور موتیوں کی قیمت و خوبی میں نہرا
ہوا کی لذتوں کا نہ کچھ حصر اور شمار
کہتا ہوں اسکو کہ خبردار ہوشیار
جلالِ مبین حق ہے ہوا، تو کامرغا

مازل کے خزانے جو آیاتِ دینِ حق
لیکن کلامِ پاک صفت ہے حقِ حق کی
دیکھو کسی زمانہ سے وہ پتھر کی
پیغمبروں کے بحرے آتے گزر گئے
چھوڑا نہ کوئی شبہ مخالف کے درمیان
آئے مقابلہ میں تو بس اللہ ہی سپر
کیسا ہی توضیحِ عرب برہر خلاف
جس طرح موڑ دیتا ہے ہر زمانہ کیسا
مانندِ موجِ بحر میں معنی سے ہوئے
کثرت سے گر پڑتی نہ کہیں اس سے
قاری کی آنکھیں قرأتِ قرآن سے جھک
منصوب اسکو تو تمام قیمت سے لگئی

<p>و فرخ کے ڈر سے تو جوڑ ہے اکو بار بار آئے جو اسکے پاس سیئہ گناہ کا قائم رکھے نہ عدل بھرا کے زونگا جابلے پھیراں وہیں ڈاکارونگا یہاں کے سرہ میں پہنچ آئے خوشگوار اے بہترین امن میں مل جائے روزگار سائل پہنچے سے وہ بھی ہیں سادہ سنا تو نعمت بزرگ ہے اور فضل کروگا</p>	<p>و رواں کلا سر دکتا ہے و فرخ کی گال یک حرف سے کہ کر دیا چہرہ لکوپاک و صفا وہ پل صراط اور سزا وہ ہے عدل انکار حاصل میں تعجب و زنا نہ کر سُوج سے بہا گئی ہے پراشویا کچھ بھی تیرے حکم شوق زیارت میں تمام محتاج فیض کے ہیں پیادہ جو آئے ہیں تو اک بڑا نشان ہے نصیحت جو بچے کے</p>
--	--

معراج

<p>ہو چاند جیسے ستار کی ظلمت میں نور بار جول سکا کسی کو نہ تھا کوئی خواہش کا اس نور خالص کا ہو کوئی کیا امیدوار مخدوم کی جلو میں تھی خدام کی قیلا تھے فوج انبیاء کے علم دارانہ دار</p>	<p>شب میں سرم سے سجد اُچھی پہنچ گئے اتنے ہوئے بلند کہ پایا وہ مرتبہ دو گوشہ کماں تھا حدوث و قدم کا کی انبیاء آپ کی اقصیٰ میں اقتدار تیزی سے آسمان کو لوٹے کرتے جانتے</p>
--	--

<p>قرب و رافتائیں ہیں کون آپ سے ہے بہت وزیر تیری صافیت ہر مقام مقرر و مقرر ہو جیسے کہ مقرر بالذات آنکھوں کے ہر متعجب و برابر قدس کی معراج میں تہی آپ کی دعوت کی یہ غن پایا ہر اک مقام نہ تھا جس میں اشد پایا جو مرتبہ وہ نہایت بلند ہے ہوں شاد و دیندار - ہوا فضل کر دگار اے امتِ رسول مبارک ہو آپ کو ہم اکرم الامم ہیں نبی اکرم الرسل</p>	<p>چھوڑی مستحق کے لئے راہِ افتخار تو فرہے یگانہ سے مقبول ہو گا تنہا یہ محل رفیع منادائے کردگار پوشیدہ تھا جو گہر کنون ابھار ہو جائیں اسکے وصل سے سرور کا مکار بے اشتراک غیر ملی غرت و وقار جو نعمتیں ملیں وہ میں ناب و بیشمار آیا نبی تمام نبیوں کا تاجدار فضل خدا سے مل گیا اک کین استوار طاعت کا یہ صلہ ہے کہ واسطہ افتخار</p>
---	---

ذکر جہاد

<p>بھٹکے شاہ کی دلِ اعدا دل گئے بہر قیام من و پئے وقع ظلم کفر جسطح قمیمہ - گندہ نصاب پر ہو گو</p>	<p>شہروں کی گنج سے ہوں ہر جیسے مصروف جنگ ہوتے جو سر کارِ ناز نیز ونگ چور چور تھے یوں جسم ناباکا</p>
---	---

جوں پارہ ہا گوشت ہر گہ ہنچے لٹے
 و برہتے گرن سکتے تھے لیل و نہا جنگ
 گویا تھا میہمانِ عدد دینِ محرم
 اس حوش اور غروش سے بڑھتی تھی فوج
 تھے حملہ ور کہ گھر کو جسے کھڑا کھڑا
 غربت کے بعد ملتِ اسلام ہو گئی
 مردانِ جنگ کی ہر کفالت میں عرو
 یا بہترین باپ کی ہر تربیتِ طفل
 ہر اک کم مجاہد و جان باز کیا کہوں
 باور نہ تو پوچھ لو میدانِ جنگ سے
 دریافت کیجے بدروا خدا و جنین سے
 کس کس طرح سے لیتی تھی سرخیِ جان
 تیغ سپید رنگِ پلٹتی تھی بچے سُرخ
 وہ شہر خط کے نیزوں سے لکھتے تھا جنگ
 ہتھیار بند دونوں لکھتے تھا صاف فر

تھی آرزو بجھوڑوں کی ہنگامِ کار
 ہوں امن کے مہینے تو کر لیتے تھے شہا
 تھا دشمنوں کا گوشت غذا اسکی شو
 جیسے تھپڑے مارتا ہو بحرِ موجدِ ا
 ہوا جبرِ آخرت صلہ جنگِ دیندار
 جانِ عرب - غیرِ عزیزانِ ہر دیا
 بیوہ نہو - سہاگ ہے اس کا برقرار
 ہو گا نہ تا ابدیتِ سیم اور سو گوار
 تھے صبر اور سکوت میں مانند کوہِ سار
 دیکھا جو کچھ ہوا ہے تضادِ مہمِ بار
 آثارِ جنگ اب بھی ہیں جو د و برقرار
 طاعون ہی سخت تھی تیر و تبر کی ما
 شبِ ناکِ ناکِ بال بنے تھے شفقِ نگار
 اُن کے قلم جسے جسم کے تہہ حرفِ نقطہ دا
 جِ طح ہوں گھاٹِ مغیلانِ خار دار

بہر پہلو اس غنچہ نور سے غلاف دار
 مثل درخت کوہ تھے گھوڑوں پہ سوار
 تھا فرق شیر و بزین نہ تفریق نور و ناز
 ہوتا انہیں یقین کہ شیروں کی ہر دکا
 شیر ان بیشہ و جہیز اسکو تو ہو فرار
 دشمن جو آپ کے ہر مہنگے ذیل و خوار
 آرام گاہ شیروں کی جو سطح کچھا
 اور معجزوں کے گرد اعدا کو خوار
 ہو عہد ہل میں سب تو موز و کار
 کرے جو غافلان زمانہ کو ہوشیار
 اُمّی ہو ایک علم و ادب کا خزانہ دار

لاتی ہر بانی فتح و ظفر انی بونے خوش
 سنگی تنگ سے نہیں اپنے کمال سے
 دہشت سے جنگ کی۔ بہ شوقی ایسے بدخوا
 بزغالوں کی صدائیں پرتی تھیں
 اللہ کے رسول کی نصہ ہو جسے ساتھ
 جو آپ کے ہیں دست ہ سب کامیاب ہیں
 اُمت حصار دیں ہیں فتح و اسطح
 قرآن لڑنے وایت سے دے پھار
 ان پر ہے ہو ایک علم کے نکتوں باخبر
 ہو ایک تیم اور بنے صاحبِ ادب
 کافی ہے ترجمہ کو صرف یہی ایک معجزہ

طلبِ معفو و شفا رسول

نا اہلوں پر کئے در شعر و سخن تبار
 جن خدمتوں کا معفو و شفا یہ تعاد

تعریف میں میروں کی گزرتی عمر
 ہوتی تھی صرف حدیث ہی میں ندگی

لکھی، اس امید پہ اب نعتِ مصطفیٰ
 گردن کا یہ قلابہ صبح و ملازمت
 قربانی کا ہونٹ جسے کہ میں ایک جانور
 حاصل ہوا نہ کچھ بھی بجز حسرت و گنہ
 افسوس ہے تجارتِ نفسِ لئیم پر
 دنیا کچھ بھٹیروں میں گزاری
 دنیا کے بے دین کو جس نے کیا فروخت
 لایا ہوں گو گنہ یہ نہ ٹوٹیکا میرا
 مینام ہوں۔ ہے یہ مرا پروانہ بجا
 گر آپ سیکرہوں نے فضل سے
 پٹا پناہ گیر نہ اس سے نامراد
 کرتا ہوں جسے فکر سخن صبح وین
 بارش ہے جیسے کہلے تیرے چمن چل

ہو نہ فرازِ عقو معاصی سے خاکسار
 انجام بد کا خوف لا تا ہے بار بار
 لیٹے ہیں سبکی ایک ایک روزِ بھارا
 دنیا کی خامکار مٹی کی سینے اختیار
 جس نے کیا نہ دین کو دنیا پر اختیار
 آیا خسارہ ہمیں بھی جاتا رہا تو قار
 اس بیع اور سلم میں خسارہ آشکار
 رستی بنی کے عہد کی رکھتا ہوں ستوار
 اٹھائے عہد ذاتِ محمد کا ہے شعار
 پھر روئے گناہوں پہ شمسِ ناز
 حاشا کہ بخشش سے ہو محروم امیدار
 ہے میرا بہترین معاون و ذوق قار
 بے بہرہ آپ سے نہ رہا دستِ خاکسار

دنیا سے ان لوگوں کا طالب نہیں ہیں
 مانا نہ میریج ہرم سے تھا مالدار

مَنَاجَاتُ

اے اکرم الخلاق اے فضل
آئے جو پہرِ سخت مصیبت بڑی بلا
اللہ تختِ عدل پہ بسن ہو جلوہ
کچھ کم نہ ہو حضور کی شانِ بزرگی سے
دنیا و آخرت سے ترے اختیار میں
ایک شمع تیرے علم کا لوح و قلم کا علم
اے نفس گو گناہ میں تیرے بہت بڑے
فیوضِ گنہ کی غفلت و کثرت سے ناامید
رحمتِ خدا کی حشر میں ٹپنے لگے گی جب
مطلب ہے یہ کہ جس کے زیادہ گناہ ہوں
بارت کر تو میری امید کو مسترد
کرو رہے کچھ ایسی مری قہرِ شایب
بس ناتوان بندے پہ کر رحمِ خدا

کس کی پناہ میں سراب یہ گناہ کا
تیرے سوا نہیں کونسی میرا غم
اور شانِ انتقام سے حکم گیر و دار
ہو مجھ پہ بھی جو اک نگہِ لطف مہربان
جو دو کرم سے تیرے میں ہو جو دو قرار
دار میں کج قیام کا ہے تو ہنی مہ دار
اس سے کہیں زیادہ میں اِطافِ کروگار
فضلِ خدا کے آگے نہیں انکا کچھ شمار
پائے بقدرِ جرم کے حصّہ گناہ بگار
ہو گا زیادہ تر وہی رحمت کا حصّہ
تیرے کرم سے تازہ ہے میری کشتِ ناز
آئے مقابلہ پہ مصیبت تو ہو فرار
آیا ہے میرا منہ عصیان سے شرمنا

جَبْ تَكَ رَحْتَ بَانَ كِی ہُتِی ہُو دَا لِیَا
 جَبْ كِ كِ اَوْٹ مَت مَت ہُو لُگ سِے
 دے حَكَمِ یَہ كِہ اِمِر صَلَاوَة وَ سَلَام كَا
 رَحْمَت كَا مِیْنَه مِتْصَل وَ غِیْر مِفْضِل
 عَمَان وَ عَلِی وَ ابُو بَكْرَ اَوْ عِشْر
 اَلِ نَبِی تَا م صَحَابَہ وَ مَنَابِعِیْن
 مَدَاحِ اَوْ رَتَبِ جَم وَ قَارِی سَا مِعِیْن
 اِنْ بَكْ نَحْش دے بِطْفِیْلِ حَبِیْب كِ
 رَفْدِ جَمْعِہ حَادِی اَوَّل كِی بَار ہُو یَا
 لَكُہَا گِیَا قَضِیْد بُرْدَہ كَا تَرْجَمَہ
 بُرْدَہ كے نَقْشِ پَا پَہ چُكَا، جَو سِر كے بَل
 اِس پَرِی لُحْفِ عَفْوِ كَرَم كِی نِگاہ ہُو
 سَہْدَہ تَرَامِ تِی وَ حَاتِی دِیْنِ پَاك
 شَوْكَتِ اِكِی شَوْكَتِ اِسْلَامِیَا بُہِے
 یَا رِجَاؤ تَا بِہ اَبَدِ حَكَمِ اِنْ ہِے

جھونچے نِسَم كے ہُوں فَرَحِ نَحْش وَ خُشْکُو
 جَبْ كِ ہِے بَیْ بَیْ حَیْ خَوَاشْتِ سَوَار
 بَر سَے نَبِی كے رَوْضَہ اطہر پَہ بَشَار
 ہُو بَا لَدَامِ رُوحِ حَكَم كِ پَہ قَطْرَہ
 پَرِ نِہِز گَار وَ پَاك وَ عِلِیْم وَ كَرَمِ شَا
 یَا رِ بَ تَرِی رَضَا ہِے اِنْ پَہ نَوْر بَار
 مِیْنَا رُوحِ حَبِیْبِ اَحْمَد كے بَادَہ خَوَار
 ہِے یَہ بَہِی تِی رُفْعِ فَضْلِ وَ كَرَم كے اَمِیْدَا
 ہِجْرَت كَا سَالِ پَنچ وَ پَہِل سَہ صَدِیْقَا
 اُرْدُو زَبَانِ مِیْنِ حَسَنِ عَرَب كِی ہِے گَا
 ہِے اَكْ غَرِیْبَہ مَفِیْدِ گُنَاہ گَار
 عَصَا كے دُشْتِ مِیْنِ نِزَا مِے تَكْنَا
 عَمَّا عَلِی جَو مَلَك كُنْ كَا تَا جَا
 ہُو دُشْمَانِ مِلَتِ بِضَا دِلِ وَ خَوَا
 ہُو اِس كَا عَہْدِ عَدْلِ مِیْنِ رُفْدِ گَا

